فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کے

ناشر کی توبہ

انٹرویو: محمد عاقل (جدہ) انگلش رپورٹ: ساجد عبدالقیوم (کویت)

ترجمہ واضافہ: شاہد ستار (دمام) نظر ثانی وتنقیح: شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر (الخبر)

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد:

زیر نظر رپورٹ یا مقالہ دراصل کئی چیزوں کا مجموعہ ہے:

☆ جناب محمد اُنس صاحب کے تائب ہونے کی بشارت اوران کیلئے ثابت قدمی کی دعائیں

☆ جدہ سے جناب محمد عاقل صاحب کا طویل ٹیلیفونک رابطہ اور پھر فون پر ہی دہلی میں مقیم محمد اُنس صاحب سے مفصل انٹرویو۔

☆ www.ahya.org پر جناب ساجد عبدالقیوم صاحب کا فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کی کتابوں پر مختصر تبصرہ اور توبہ کی رپورٹ۔

☆ جناب شاہد ستار کا اس انگلش تبصرے یا رپورٹ کا ترجمہ اور تبلیغی کتابوں کا مختصر تجزیہ وپیغام

☆ راقم کی نظر ثانی خصوصاً ترجمہ اور انٹرویو کے نوک پلک کا سنوارنا۔

اللہ کرے کہ متعدد اہل قلم کی یہ کاوشیں ''فضائل اعمال'' کی کورانہ چشم تبلیغ کرنے والوں کیلئے ذریعۂ چشم کشائی اور باعث ہدایت وراہنمائی ثابت ہو۔﴿إن أريد إلا الإصلاح مااستطعت وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وإليه أنيب﴾ (سورۂ ہود: ۸۸)

ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (سعودی عرب)

آ ج جبکہ فرقہ بندی، مسلکی عناد اور مذہبی تعصب عام ہو چکا ہے، اس پرفتن دور میں اگر کوئی صحیح رہنمائی طلب کرتے ہوئے، حق کو تسلیم کرلے تو یہ اللہ عزوجل کا بہت بڑا فضل وکرم ہوگا۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ اس کی روزی وردئی اور محنت سے حاصل کی ہوئی شہرت وعزت داؤ پر لگی ہوئی ہو۔

ایسی ہی خوش قسمت ہے شخصیت جناب محمد اُنس صاحب کی، جو ادارہ اشاعت دینیات کی مالک ہے۔ اور یہ ادارہ وہ ہے جس سے تبلیغی جماعت کی مشہور کتاب ''تبلیغی نصاب'' (جو اب فضائل اعمال کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے) کی چار زبانوں میں نشر واشاعت ہوتی رہی اور اس کے علاوہ دیو بندی مکتب فکر کی دیگر کئی کتابیں بھی چھپتی رہیں۔

فضائل اعمال (جس کے مؤلف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ ہیں) اس کتاب کو لے کر تبلیغی حضرات اپنی دعوت لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ایک واحد کتاب ہے جس کی یہ حضرات اپنے حلقوں میں پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اور اس کو پڑھنے پر اتنا زیادہ زور دیتے ہیں کہ تبلیغی حضرات اس کتاب کو پانچ فرض نمازوں کے بعد مستقل پڑھتے آ رہے ہیں۔ اس کتاب میں کافی غلط عقائد بھرے پڑے ہیں اور ساتھ ہی ایسے بے بنیاد قصے اور واقعات موجود ہیں، جنہیں سنا سنا کر نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے سے لوگوں کے عقائد کو بگاڑا جا رہا ہے۔

ناشر فضائل اعمال جناب محمد اُنس صاحب نے اس کتاب میں موجود غلط عقائد کی نشاندہی ہو جانے کے بعد کھل کر اس کتاب اور تبلیغی دیو بندی گروہوں کی طرف سے آپس میں مل کر پھیلائے جانے والے عقائد اور تعلیمات کے خلاف برأت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کھلے دل سے قرآن اور سنت پر مبنی مسلک کو قبول کرلیا ہے جو کہ صحابہؓ، تابعینؒ اور سلف صالحینؒ کا راستہ ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ رب العزت ہی کیلئے لائق وزیبا ہیں۔

پچھلے چند سالوں سے دیو بندی مسلک میں بے چینی

پچھلے چند سالوں سے دیو بندی حلقوں میں کافی بے چینی دیکھی جا رہی ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی لوگ دیگر مکاتب فکر کی اندھی تقلید چھوڑ کر خالص قرآن وسنت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جبکہ ماضی میں دیو بندی حضرات اہل حدیثوں کو یہ کہہ کر نظر انداز کرتے رہے کہ ان (اہل حدیث) کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج یہ خود محسوس کرنے لگے ہیں کہ مسلک اہل حدیث ایک قوت ہے اور انہیں یہ بھی محسوس ہو گیا ہے کہ بزرگوں کی اندھی تقلید اور مذہبی تعصب میں گھرے ہوئے اس دیو بندی مسلک کے ستون کافی کمزور ہو چکے ہیں۔

دیوبندیوں کا دعویٰ اور اصل حقیقت

دیوبندی حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اہل توحید، علوم دینیہ کے طلبگار اور اہل اصلاح ہیں اور ایک مستند امام حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ماننے والے ہونے کا بہت بڑا دعویٰ بھی کرتے ہیں، لہذا وہ اہل سنت میں سے ہیں۔ ایک ایسا مکتب فکر ہیں جن کا دوسروں سے زیادہ سے زیادہ اجتہادی مسائل میں اختلاف ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ شرکیہ عقائد اور بدعتی اعمال کو پھیلانے والے، اپنے بزرگوں کی واضح غلطیوں کا بے بنیاد دفاع کرنے والے اور اپنے مذہب کو تقویت دینے کیلئے قرآن وحدیث میں تحریف کرنے والے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے نام پر ضعیف وموضوع احادیث کو عام کیا ہے اور ان کے ہاتھوں میں اس کتاب ''فضائل اعمال'' کو تھمایا ہے۔ جو دین کی چند باتوں کے ساتھ بہت ساری بے بنیاد کہانیوں کا مجموعہ ہے جو تصوف کے ساتھ ساتھ دین حق سے انحراف کی دعوت دیتی ہے۔

عرب دنیا اور مغرب میں اہل دیوبند اور جماعت تبلیغ نے اپنے گمراہ کن عقائد کو چھپانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ اس بات کا بالخصوص سعودی عرب میں مشاہدہ کیا گیا ہے جو کہ دینی علوم کا مرکز ہے اور جہاں پر کثیر تعداد میں اہل خیر اور دین دار لوگ بستے ہیں۔ جن کی مالی امداد سارے عالم میں پہنچتی ہے۔ دیوبندی حضرات ان کے حسن ظن کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دعوت کو چھپے ہوئے انداز میں پھیلا رہے ہیں یہاں تک کہ ان کے ہم مسلک اہم وزارتی ملازمتوں پر بھی فائز ہیں۔ اس کی مثال جانی پہچانی شخصیت مولانا مکی کی ہے، جو کہ دیوبندی ہیں وہ آج بھی حرم شریف میں درس دینے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ شاہ فہد پرنٹنگ پریس نے جہاں قرآن شریف کی عظیم پیمانے پر نشرواشاعت ہوتی ہے۔ اردو قارئین کیلئے دیوبندی تفسیر کو چھپوایا تھا۔ یہ تفسیر ''تفسیر عثمانی'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس میں ترجمہ قرآن مولانا محمود الحسن دیوبندی اور تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہے۔ اس تفسیر کے آغاز ہی میں اصحاب قبور سے استمداد کا گمراہ کن عقیدہ موجود ہے۔ گرچہ واضح الفاظ میں نہیں۔ غرضیکہ شروع شروع میں سعودی عرب کے علماء اور مفتیان بھی دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے بارے میں حسن ظن رکھتے تھے۔

علماء کرام کی جانب سے تبلیغی جماعت کا ردّ

اللہ کا شکر ہے کہ تبلیغیوں کے اسلام کے متفقہ عقائد سے انحرافات عرب کے سلفی علماء پر واضح ہوگئے

اور انہوں نے اپنی تألیفات میں اس جماعت کا تفصیلی رد کیا۔ ڈاکٹر شیخ تقی الدین الہلالی المراکشی رحمہ اللہ (دارالسلام الریاض کی نشر کردہ مشہور تفسیر ''نوبل قرآن۔ Noble Quran'' کے مؤلف) نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''السراج المنیر فی تنبیہ جماعۃ التبلیغ علی أخطائھم''اور شیخ حمود بن عبداللہ بن حمود التویجری نے ''القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ'' کے نام سے لاجواب کتب مرتب فرمائی ہیں۔ ''القول البلیغ'' کا اردو ترجمہ ''شرکیہ اعمال یا فضائل اعمال'' کے نام سے مولانا عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے کیا ہے جو گرجاکھی کتب خانہ لاہور، پاکستان سے پانچ سال قبل شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ اول پر ہی مفتی أعظم مملکت سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا تبلیغی جماعت کے بارے میں فتویٰ موجود ہے۔ جس کو ہم اسی موضوع کے آخر میں اس فتویٰ کے اقتباسات ذکر کریں گے۔ پروفیسر طالب الرحمٰن جو ایک مشہور عالم دین ہیں۔ جنہوں نے اہل بدعت کے ساتھ بے شمار مناظرے کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، انہوں نے ''الدیوبندیہ'' کے نام سے عربی کتاب تصنیف کی جس کے ذریعہ دیوبندی مسلک کی مزید حقیقتوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موصوف کی ایک اور کتاب ''جماعۃ التبلیغ'' بھی عربی زبان میں پچھلے دنوں شائع ہو کر آئی ہے۔ ان سب کے علاوہ بعض اور لوگوں نے بھی کافی محنتیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

جب تبلیغی جماعت کو نصیحت کرنے کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔ تب برصغیر کے اہل حدیث علماء نے اس جماعت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا۔ اس سے قبل کئی اہل حدیث مساجد کے دروازے تبلیغی جماعت کیلئے کھلے تھے کیونکہ بظاہر یہ جماعت اس بات کا دعوی کرتی ہے کہ لوگوں کو نماز اور دین کی طرف راغب کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں۔ تبلیغی جماعت کو اس بات کی دعوت دی گئی کہ وہ اپنے کام کو جاری رکھیں لیکن فضائل اعمال جس میں بہت سارے قابل اعتراض واقعات ہیں کو چھوڑ کر اس کی جگہ مستند تفاسیر اور صحیح احادیث سے دعوت کا کام کریں۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں سابق مفتی اعظم مملکت سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا فتویٰ

سوال: ہم تبلیغی جماعت اور ان کی دینی دعوت کے متعلق اکثر سنتے رہتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ آیا اس

جماعت میں میری شرکت جائز ہے یا نہیں؟ مجھے امید ہے کہ آپ میری خیر خواہی کے پیش نظر بہتر مشورہ دیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بڑا اجر عطا فرمائے۔

الجواب: ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دیتا ہے، مبلغ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے ''مجھ سے جو کچھ سنو اس کو دوسروں تک پہنچا دو، خواہ وہ ایک بات بھی کیوں نہ ہو'' لیکن (شیخ الیاسؒ ہندی کی) تبلیغی جماعت کی دعوت میں بے حد خرافات کے علاوہ بدعت وشرکیہ اقوال واعمال بھی ہیں، لہذا اس جماعت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے۔ ہاں وہ شخص جو عالم ہو اور اس جماعت کے ساتھ اس مقصد کیلئے نکلتا ہے کہ وہ ان کو بدعتوں اور شرکیہ اقوال واعمال سے منع کرے تو اس کا نکلنا جائز ہے۔ لیکن وہ اگر اس جماعت کے ساتھ مکمل متفق ہو کر نکلتا ہے تو یہ نا جائز ہے۔

اگر بستی نظام الدین اولیاء سے ہندوستان کی اس تبلیغی جماعت کے علاوہ کوئی اور جماعت صحیح دین کی تبلیغ کیلئے نکلی ہو اور اس کے ساتھ صاحب علم وبصیرت اصحاب ہوں تو ایسی جماعت میں نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا یہ فتویٰ ۱۴۱۶ھ کی کیسٹ سے ماُخوذ ہے۔ ہم نے یہ فتویٰ ''شرکیہ اعمال یا فضائل اعمال'' سے نقل کیا ہے۔ جس کو مولانا عطاء اللہ ڈیروی نے گرجاکھی کتب خانہ سے شائع کیا ہے۔

تبلیغی دعوت

تمام نصیحتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے تبلیغی جماعت نے اپنے کام کو اسی انداز میں جاری رکھا۔ کیونکہ برصغیر میں اکثریت میں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس خطے میں صحیح عقیدے سے لوگ غافل ہیں اور عرصہ دراز سے عوام الناس کا یہ رویہ رہا ہے کہ تمام دینی امور کو کسی مولوی کے سپرد کر کے خود کبھی صحیح یا غلط معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان علاقوں میں تبلیغی خوب جانتے ہیں کہ وہ بے خوف قرآن مجید کی آیتوں کی غلط تفسیر بیان کر کے لوگوں پر اس بات کا زور ڈال سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ تفریح میں شامل ہونا ہی اللہ کی رضا ہے۔

کئی اہل حدیث علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے جماعت تبلیغ کے بارے میں لوگوں کو آگاہی کروائی۔ جن میں خاص کر شیخ معراج ربانی حفظہ اللہ، شیخ عطاء اللہ ڈیروی حفظہ اللہ، شیخ طالب الرحمٰن اور دیگر علماء بھی شامل ہیں۔ اس جماعت کو بے نقاب کرنے میں ان لوگوں کا بھی بڑا کردار ہے جو اس

جماعت کو چھوڑ چکے ہیں۔

اس کے نتیجہ میں بہت سارے لوگوں نے قرآن اور سنت کی راہ کو اپنا لیا اور ان میں سے اکثریت ان تعلیم یافتہ اور باشعور لوگوں کی ہے جن میں تحقیق کرنے کی، بات کو سمجھنے کی اور جھوٹ اور سچ کے درمیان فرق محسوس کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس کے علاوہ جن لوگوں نے جماعت تبلیغ کو چھوڑا، ان میں بہت سے ایسے ہیں جو بیرونی ممالک چلے گئے ہیں جہاں پر تبلیغیوں کا دبدبہ نہیں ہے اور وہاں انہیں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے۔ برصغیر پاک و ہند کے ماحول میں تبلیغی حضرات اپنے ہم مسلک کو قرآن و حدیث پڑھنے سے روکتے ہیں یا دوسروں کی بات سننے سے منع کرتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اپنے اس مضمون کے شروع ہی میں ذکر کیا ہے'' آج جبکہ فرقہ بندی، مسلکی عناد اور مذہبی تعصب عام ہے۔ اس پرفتن دور میں اگر کوئی رہنمائی طلب کرتے ہوئے حق کو تسلیم کر لے، تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا رحم و کرم ہوگا۔'' اور صرف وہی شخص جو اس ماحول میں رہ چکا ہو وہی صحیح طرح اس بات کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے۔

دیوبندی ردعمل

آخرکار دیوبندی حضرات نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ وہ محض انہیں (اہل حدیث کو) بھلا برا کہہ کر ان کی دعوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ ان کو اسی طرح قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ جواب دینا ہے۔ جس طرح اہل حدیث قرآن و حدیث کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ اس لئے دیوبندی حضرات نے ہندوستان میں ملکی سطح پر ''تحفظ سنت'' کے نام سے ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کی اور اسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی کیا۔ جماعت اہل حدیث کے خلاف کافی کتابیں اور پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے، علماء اہل حدیث نے ان کی کتابوں اور پمفلٹس میں موجود ہر اشکال کا الحمدللہ تحریری اور تقریری دونوں انداز سے جواب دیا ہے اور ان سب کو ہم اپنی ویب سائٹ www.ahya.org پر ان شاء اللہ جلد ہی نشر کریں گے۔

ان کانفرنسوں کے نتیجہ میں بہت سے لوگ اہل حدیث سے متعارف ہوئے اور اہل حدیث علماء کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ اس طرح ان میں جاننے کا شوق پیدا ہوا کہ سچائی کیا ہے؟ بہرحال اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو سچائی کی طرف آنے میں ان کانفرنسوں کو معاون ثابت کیا۔ ''لہذا دیوبندی اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار بیٹھے، کیونکہ علم حاصل کرنے، حوالہ جات کا تجزیہ کرنے اور قوی دلائل کو اختیار کرنے کا راستہ حق

کی طرف ہی نکل پڑتا ہے۔''

جماعت تبلیغ اور دیوبندی مکتب فکر کو اہل حدیث کا پیغام

بعض لوگوں کی زبانی یہ سننے میں آ رہا ہے کہ فضائل اعمال میں تبدیلی ہو چکی ہے اور پہلے جو کتاب ضخیم اور دو جلدوں میں تھی اب گھٹ کر ایک جلد رہ گئی ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ اس کے اندر موجود خرافات و بدعات اور شرک وتصوف جن کی نشاندہی شیخ معراج ربانی اور دوسرے علماء کر چکے ہیں ان کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو اس سے تین سوال پیدا ہوتے ہیں۔

نمبر۱۔ جماعت تبلیغ اور دیوبندی مکتب فکر میں کافی سوچ بچار ہوا ہو، اور ان لوگوں نے بھی جس کسی چیز کو ان کتابوں سے خارج کیا ہے، یہ محسوس کرتے ہوں کہ یہ واقعی خرافات و بدعات اور شرک وتصوف ہیں جن سے لوگوں کے عقائد پر ضرب لگی ہے ورنہ یہ حضرات اتنی آسانی سے ان چیزوں کو غائب کرنے پر راضی کیوں ہو سکتے ہیں؟ اور ساتھ ہی یہ مسئلہ صاف ہو جاتا ہے کہ شیخ ربانی اور دوسرے علماء کا تبلیغی جماعت پر اعتراض واقعی بجا اور جائز تھا۔

نمبر۲۔ دوسرا اور اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فضائل اعمال کی کتابیں جو پہلے سے مساجد اور مدارس میں موجود ہیں، ان کا کیا کریں گے؟ اگر تبلیغی حضرات واقعی درد دل رکھتے ہیں تو ان کتابوں کو جلا دیں، ورنہ ان کو پڑھ کر مزید لوگ گمراہ ہوں گے۔

نمبر۳۔ اگر جماعت تبلیغ نے یہ سمجھ کر ان خرافات و بدعات اور شرک وتصوف کو خارج کیا ہے کہ ہمیں بھی صرف صحیح دین کو ہی لینا ہے اور اس کے علاوہ بزرگوں کے تمام بے سند ولایعنی واقعات کو چھوڑ دینا اور بے بنیاد اور من گھڑت قصے کہانیوں کو مٹا دینا ہے تو یہ اور اچھی بات ہے۔ اس سے بھی کافی تبدیلی کے امکانات رونما ہو سکتے ہیں جن کا ذکر میں ان شاء اللہ آنے والی سطور میں کروں گا۔

غلطیاں:

تبلیغی نصاب یعنی فضائل اعمال میں موجود خرافات و بدعات اور شرک وتصوف کے علاوہ جو اور چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس جماعت پر انگلیاں اٹھتی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا ثبوت قرآن کریم اور حدیث شریف میں نہیں ملتا:

☆ خروج: (یعنی دن متعین کر کے ۳، ۱۰، ۲۰، ۴۰ دن چلہ کیلئے گھربار، بیوی بچے اور تمام تر دنیوی

مصروفیات چھوڑ کر اپنے گاؤں سے دور کسی اور مقام کی طرف نکل پڑنا)

☆ قرآن وحدیث کی تعلیمات کو چھوڑ کر ہر نماز کے بعد صرف فضائل اعمال کی ہی رٹ لگانا۔

☆ بیشتر تبلیغی حضرات جوان پڑھ اور دین کا بہت مختصر سا علم بھی نہیں رکھتے، ان کا دین کی تبلیغ کا کام کرنا

اگر یہ الزام ہے تو ان سے پوچھا جائے کہ ''توحید'' کیا ہے؟ شرک کیا ہے؟ تو انہیں یہ معلوم نہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو ایک دو چلے لگا کر اگلے دن سے ہی دین کی تبلیغ اور دوسری کارگزاریاں سنانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کے جسموں کو نچوڑ کر رکھ دیا جائے تو بھی اوپر ذکر کی گئی دو بنیادی چیزوں (توحید وشرک) کا علم ان سے نہیں نکلے گا۔ ایسی تبلیغ سے کیا حاصل؟ اور وہ مبلغ ہونے کی خوش فہمی میں ہی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ آخرت میں ان کا کیا انجام ہوگا؟ اور اس کے ذمہ دار کون ہوں گے؟ جبکہ وہاں کسی کو کوئی پیر یا شیخ نہیں بچا سکے گا۔

اس کے علاوہ لطف کی بات یہ ہے کہ بہت سی مساجد کے امام وخطیب حضرات دین کا بہت مختصر علم رکھتے ہیں اور ان میں سے بھی بیشتر فسادی قسم کے لوگ ہیں۔ یہ کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا مشاہدہ قریب سے میرے ایک ساتھی شہر بنگلور میں ان سے ایک مناظرے کے دوران کیا ہے۔ وہ باقاعدہ موبائل فون رکھتے ہیں اور کسی بھی قسم کے فساد اور لڑائی جھگڑے کا ماحول پیدا کر دیتے ہیں اور آن کی آن میں سینکڑوں کی تعداد میں غنڈے اور جھگڑالو قسم کے لوگوں کو طلب کر لیتے ہیں، یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وہی حق پر ہیں۔

☆ یہ جماعت تبلیغ والے صرف حنفیت کی اور لوگوں کو حنفی دیوبندی مقلد بنے رہنے کی ہی تعلیم دیتے ہیں۔

جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں، مساجد کے امام اور خطیب حضرات ایسے دیوبندی مدارس سے فراغت حاصل کئے ہوئے ہیں جہاں تمام تعلیمی سالوں میں صرف فقہ ہی پڑھائی جاتی ہے، وہ بھی ایسی فقہ جس میں بھی اکثر مسائل خرافات اور وہمی بلکہ بے شرمی اور فحاشی سے بھرے پڑے ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ، شامی، درمختار، فتاویٰ عالمگیری اور بعض مدارس میں بہشتی زیور بھی پڑھائی جاتی ہے۔ صرف آخری سال میں حدیث کی کتابوں کا دورہ کرایا جاتا ہے۔ یہ ہے ان کے مدارس کا حال، آپ اندازہ لگا لیجئے کہ ان مدارس سے فراغت حاصل کرنے والے ان اماموں اور خطیبوں سے دین کی کس قسم کی دعوت وتبلیغ کی توقع کی جا سکتی ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے!

اصلاحی پیغام:

☆ ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس جماعت تبلیغ اور ان کے بانی دیوبندی حضرات کو اللہ کا واسطہ دے کر خلوص دل کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے غیر ثابت اعمال کو ترک کر دیں اور صرف اور صرف قرآن اور صحیح حدیث سے ثابت اعمال کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔

☆ عوام الناس کو چلے لگانے کی طرف نہ گھسیٹیں بلکہ وہیں ان ہی کی مساجد میں ان کو دین کا بنیادی علم سکھائیں جیسے توحید، شرک، لا إلـه إلا الله کا معنیٰ ومفہوم، محمد رسول اللهؐ کا مطلب اور اس کے تقاضے، نمازوں کی ان شاء اللہ عین سنت کے مطابق درستگی، حرام وحلال کی آگاہی و وضاحت کریں اور ساتھ ہی سنت کی اہمیت کو لوگوں میں عام کریں۔

☆ اس سے بھی افضل اور بہت ہی اہم کام یہ ہے کہ اوپر بیان کئے گئے امام وخطیب حضرات کی اصلاح کریں اور ان سے بہتر اور دین کا صحیح فہم رکھنے والے امام وخطیب حضرات کی تقرری کریں۔ وقتاً فوقتاً ان حضرات کا جائزہ لیں کہ وہ دین کے معاملے میں کہاں غلطیاں کرتے ہیں اور انہیں ٹوکیں اور ان کی اصلاح کریں۔

محمد اُنس صاحب، مالک ادارۂ اشاعتِ دینیات (دہلی) کا انٹرویو

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جناب محمد اُنس صاحب کو استقامت عطا کرے کہ جس نے انہیں حق کی طرف رہنمائی فرما کر ان کی اصلاح فرمائی۔ ہمارے بھائی محمد عاقل جنہوں نے جناب محمد اُنس صاحب کا یہ انٹرویو لیا ہے۔ وہ دراصل دعوتی میدان میں سرگرم ہیں اور ان کی بہت ساری محنتوں سے تیار کیا گیا مواد بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ساتھ ہی وہ حدیث گروپ بھی چلاتے ہیں۔

اس انٹرویو میں جناب محمد اُنس صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے فضائل اعمال اور دیوبندی مکتب فکر کی دوسری کتابوں میں موجود خرافات و بدعات اور شرک وتصوف کو کس طرح پہچانا اور یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے میں کس طرح کی مشکلوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب محمد اُنس صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ www.ahlehadees.com سے واقف ہیں اور اس میں موجود علماء کرام کی تقاریر سے کافی مستفید ہوئے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا کر دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں

سے بھی زیادہ بہتر ہے۔''

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے تمام بھائیوں کی محنتوں کو قبول فرمائے جو اس ویب سائٹ کی تعمیر وترتیب میں ہمہ وقت خدمات انجام دیتے رہتے ہیں چاہے وہ ہندوستان میں ہوں، یا سعودی عرب، امارات، کویت میں۔ ہم ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

محمد اُنس صاحب سے مکمل انٹرویو (گفتگو کا متن)

محمد عاقل: السلام علیکم محمد اُنس: وعلیکم السلام

محمد عاقل: میں محمد عاقل جدہ سے بات کررہا ہوں۔ محمد اُنس: جی!

محمد عاقل: مجھے اُنس صاحب سے بات کرنی ہے۔ محمد اُنس: میں بول رہا ہوں۔

محمد عاقل: کیسے مزاج ہیں؟ محمد اُنس: جی اللہ کا شکر ہے۔

محمد عاقل: آج آپ کے ہاں غالباً ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کی بابرکت رات ہے جبکہ یہاں سعودی عرب میں آج ۲۲ ویں شب ہے، میں دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آخری عشرہ میں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد اُنس: آمین، بیسواں ہے یہاں پر آج۔

محمد عاقل: آج بیسواں ہے، آج پھر اکیسویں شب ہوئی نا۔ محمد اُنس: ہاں اکیسویں شب ہے جی۔

محمد عاقل: جی جی! اس مبارک رات میں ہماری اور تمام مسلمان بھائیوں کی طرف سے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ جانوں کو بخش دے اور معاف کردے اور ان بابرکت لمحات میں حق بات کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ اُنس صاحب آپ کو جیسا کہ ہم اطلاع کر چکے ہیں کہ ایک انٹرویو کی شکل میں آپ سے گفتگو ہوگی، کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم اس گفتگو کو ریکارڈ کرلیں؟

محمد اُنس: جی کرلیجئے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اُنس صاحب! آپ کا تعلق ہندوستان کے ایک بڑے ادارے سے ہے بلکہ آپ اس ادارے کے مالک ہیں جس نے فضائل اعمال کو پوری دنیا میں پھیلانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ آپ براہ کرم ہمیں اپنے بارے میں مختصر سا تعارف کروائیں اور اپنے ادارے کے بارے میں۔

محمد اُنس: میرا مختصر سا تعارف یہ ہے کہ ''بلند شہر، چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں کا رہنے والا ہوں میرے والد

وہیں سے آئے تھے اور یہ کاروبار وہیں سے شروع کیا تھا اور تبلیغی کتابوں سے ہی شروع کیا تھا۔ یہ تبلیغی طرز کی کتابیں ہیں پوری یہیں چھاپی تھیں اور آج تک وہی چھاپ رہے ہیں۔

محمد عاقل: اُنس صاحب! آپ کا پورا نام کیا ہے؟

محمد اُنس: میرا پورا نام ''محمد اُنس'' ہے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ اُنس صاحب! ہمیں حافظ شکیل احمد صاحب میرٹھی، دارالکتب الاسلامیہ نے بتایا ہے کہ آپ نے مسلک حق تسلیم کیا ہے۔ آج آپ تقلیدی پابندیوں سے آزاد ہو کر قرآن و سنت پر عمل پیرا ہیں، برائے کرم ہمیں بتائیں کہ یہ راہ نجات کس طرح ملی اور کس طرح آپ اہل حدیث ہوئے؟

محمد اُنس: اصل میں کیا ہے کہ مجھے اپنی زندگی گزارنے کیلئے مسائل کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی تھی تو یہ فقۂ حنفی، کیونکہ یہ رائج ہے اور اسی میں ہم پلے بڑھے، جب ہم ان کتابوں کو دیکھتے تھے تو اس میں بھی ریفرنس کم ہی ہوتا تھا۔ کسی عالم نے بات کہی تو ایسا لگتا تھا کہ اپنی بات کہہ رہے ہیں۔ یقین نہیں ہوتا تھا۔ پھر کھوج کی، جستجو شروع کی کہ بھائی جو بھی مسائل ہوں وہ حدیث کی روشنی میں ہونے چاہییں اور میں نے اس کی جستجو کیلئے کتابیں تلاش کیں، ڈھونڈیں، پڑھیں تو بہت بڑا فرق نظر آیا یہ مسلکی اختلافات ہیں اور قرآن وحدیث کے درمیان۔

محمد عاقل: آپ کو ایسی خاص جستجو کے دوران یا کوئی چیز جیسے آپ صبح بیان کر رہے تھے کہ پہلے میں نے کچھ سی ڈیز (CDs) سنی اور کچھ ویب سائٹ اور وہ کیا تھا، آپ ذرا بتائیں؟

محمد اُنس: دشواریاں تو بہت ہیں اور ابھی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت کی توفیق عطاء فرمائے۔ اصل میں جب سے میں نے یہ شروع کیا ہے ہر آدمی مجھے چونکہ ہم اسی معاشرے اور اسی ماحول میں رہتے ہیں۔ جہاں مسلکوں کی راہ پر چلا جاتا ہے تو ہر آدمی مجھے ٹیڑھی نظر سے دیکھتا ہے۔ جیسے میں نے کوئی بہت بڑا جرم کر لیا ہے۔ حالانکہ قرآن وسنت کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر ہر آدمی جو ہے میرے رشتے دار خود مجھ سے مڑے ہوئے ہیں۔ صرف چند لوگوں کو چھوڑ کر باقی سارے رشتے دار مجھ سے اس وقت کٹے ہوئے ہیں۔ اگر ان سے ملنے کو جائیں تو عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ جب میں نے لڑکے کی شادی قرآن وسنت کے مطابق کی، فروری میں اور میں نے کوئی بارات وغیرہ، کسی کو نہ بلایا، کوئی کچھ نہیں کیا، تو اس پر فروری سے لے کر آج تک سب ناراض ہیں۔ میں نے کوئی بارات نہیں صرف ایک گاڑی میں اپنے بچے کو لے گئے اور یہاں سے ایک سیٹ خالی لے کر گیا گاڑی کی تاکہ بہو بیٹھ کر آ جائے۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آج صبح فرما رہے تھے کہ جب آپ جستجو کر رہے تھے، تحقیق کر

رہے تھے تو آپ نے کچھ سی ڈیز(CDs) سنی تھیں، ڈاکٹر اسرار کی یا کسی اور کی اور پھر کوئی ویب سائٹ آپ کو کس نے بتائی تھی؟ وہ کیا سلسلہ تھا؟ کیا آپ دوبارہ بتائیں گے؟

محمد اُنس: ہاں جی میں اصل میں پاکستان گیا تھا اور وہاں میں نے کچھ سی ڈیز(CDs) خریدیں جو مجھے اچھی لگیں، کچھ تقاریر تھیں کچھ اچھے ٹاپک پر ڈاکٹر اسرار صاحب کی، انہیں لایا اور رکھی رہیں میرے کمرے میں چھوٹا بھائی آیا اور وہ سی ڈیز(CDs) اٹھا کر لے گیا، مجھے تو خبر بھی نہیں، جب اس نے سنی وہ سی ڈیز مجھ سے پوچھنے لگا بھائی کیا آپ نے ساری سی ڈیز(CDs) سنیں؟ میں نے کہا: میں نے تو نہیں سنیں، تو اس نے کہا آپ سنیئے ان کو، بہت اچھی سی ڈیز(CDs) ہیں، وہ خواتین سے متعلق اور پردے سے متعلق سی ڈیز(CDs) تھیں۔ جب میں نے سنا تو واقعی میرے آنسو نکل پڑے کہ ہم اب تک کیا کرتے رہے، ہماری زندگی برباد اور کچھ بھی نہیں کر سکے تو پھر الحمدللہ گھر میں جو پردہ جیسا ہونا چاہیئے، شرعی ہم نے پردہ الحمدللہ شروع کیا، اللہ نے توفیق دی اور کرتے رہے ہیں جیسے دیور بھابھی کا، جیٹھ سے بھائی کی بیوی کا، پھر اس طرح الحمدللہ وہ کر رہے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کے بعد میں نے انٹرنیٹ پر کچھ اہل حدیث ڈاٹ کوم(www.ahlehadees.com) ، وہاں سے کچھ عطاء اللہ ڈیروی صاحب اور مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری صاحب اور معراج ربانی اور بدیع الدین صاحب اور کئی حضرات کے میں نے بیانات سنے وہ مجھے اچھے لگے۔

محمد عاقل: اللہ پاک آپ کو جزاء خیر دے۔ آج ہی صبح شیخ معراج ربانی سے آپ کا تذکرہ کر رہا تھا۔ انہیں آپ کے بارے میں خوش خبری دی کہ آپ ان کی اور مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری حفظہ اللہ کی تقاریر کی کیسٹوں کو سن کر الحمدللہ راہ حق پر آئے ہیں۔ انہوں نے آپ کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے، جس طرح آپ نے ماضی میں فضائل اعمال کی خدمت کی ہے اس سے کہیں زیادہ قرآن وسنت کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ کیا آپ دعوت حق کو عام کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں اور اگر جواب اثبات میں ہے تو کس طریقہ سے؟

محمد اُنس: ایسا ہے کہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں تاکہ لوگوں کے درمیان جو غلط چیزیں پھیلی ہوئی ہیں یہ ختم ہوں، پہلا قدم میں نے یہ اٹھایا کہ میں نے ایک لسٹ تیار کی ہے جو اپنے مکتبے میں کتابیں بیچتا تھا اور میں تعویذات کی ساری کتابیں رکھا کرتا تھا۔ نقش سلیمانی، کنزالحسین، شمس المعارف الکبریٰ اور نفیس المعانی واعمالِ قرآنی وغیرہ وغیرہ۔ اعمال قرآنی تو میں رکھتا تھا۔ میں اس دھوکہ میں تھا کہ یہ اعمال قرآنی ہیں۔ قرآن کے عملیات ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔ مگر.....ایک روز میں نے معراج ربانی صاحب

کی ایک تقریر سنی، اس میں میں نے صفحہ نمبر دیکھا تو اس پر مجھے شرم کے مارے اتنا دکھ ہوا کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس کو بھی نہیں بیچنا۔ بہر حال میں نے بہت ساری کتابیں جو صوفی ازم پر ہیں اور جن میں شرک و بدعت بھرا پڑا ہے، ان کتابوں کو میں نے بیچنا بند کر دیا ہے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ اہل حدیث ہونے کے بعد آپ کو جو دشواریاں آ رہی ہیں کس طرح کی ہیں اور کس نوعیت کی ہیں؟

محمد اُنس: بس جب میں نے وہ کتابیں رکھنی شروع کیں جو قرآن و سنت کے مطابق ہیں، تو ان پر اصل میں کیا ہے کہ ہم جس معاشرے میں ہیں یا جس جگہ ہمارا کاروبار ہے، وہاں سارے حضرات دوسرے نظریہ کے ہیں، اس میں میں نے جو کتابیں رکھیں اور ہم بیچتے ہیں تو ان میں سلفی لکھا ہوا ہوتا ہے نام کے ساتھ یا اس میں کوئی ایسی چیز ہوتی ہے کہ انہیں یہ احساس ہو جاتا ہے کہ یہ مکتب فکر دوسرا ہے وہ پھر پریشان ہو کر لیتے نہیں۔ یہاں پر جو دہلی میں علامہ ابن باز اسٹڈیز سنٹر ہے، وہاں سے میں نے کچھ کتابیں منگوائیں کہ یہ اچھی کتابیں ہیں، ان کو رکھوں، اس سے یہ مصیبت رہی کہ جب میں نے دیکھا کہ ان میں لکھا ہے ڈاکٹر لقمان سلفی، اس کی وجہ سے کوئی لیتا نہیں ہے۔ یہ دشواری اس طرح آ رہی ہے سامنے!

محمد عاقل: إنا لله وإنا إليه راجعون! یہ تو عجیب وغریب بات ہے کہ آدمی نام کو دیکھ کر کتاب نہ لے بہر حال

محمد اُنس: وہی تو افسوس کی بات ہے، کیا کیا جائے؟

محمد عاقل: آپ ہمت سے کام لیجئے اللہ رب العالمین قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجاً﴾ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں گے تو اللہ راستہ دکھائے گا۔ اللہ رب العالمین فرماتا ہے: ﴿ويرزقه من حيث لا يحتسب﴾ اللہ رب العالمین آپ کو رزق عطاء فرمائے گا۔ جہاں سے آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیا آپ اکیلے اہل حدیث ہوئے ہیں یا آپ کے ساتھ مزید افراد بھی تبدیل ہوئے ہیں؟

محمد اُنس: الحمد للہ، میری بیوی، میرے سارے بچے الحمد للہ سب اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح قرآن و سنت کہتا ہے۔ اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ اور ہم ایک گھر میں ۱۵۔۲۰ منٹ کا مذاکرہ بھی کرتے ہیں کبھی کوئی کتاب لے لیتے ہیں، جیسے محمد اقبال صاحب کیلانی کی کتاب ہے۔ کتاب الصلوٰۃ وہ سنائی ہم نے، اس سے بہت معلومات ہوئیں۔

محمد عاقل: الحمد للہ۔ آپ صبح بتا رہے تھے، اپنی بچی کی شادی ہوئی اور شادی کے بعد جو دشواریاں ہوئی ہیں وہاں

پر، کیا خیال ہے صرف اسے اس لئے تنگ کیا جا رہا ہے کہ اس نے رفع الیدین کرنا شروع کر دیا ہے؟

محمد اُنس: جی ہاں یہی وجہ ہو سکتی ہے اور کیا؟ یہی وجہ ہے، وہ اس چیز کو سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ یہ سنت ہے۔ حالانکہ میں نے دلائل بھی پیش کئے، بتایا، کچھ کتابوں کی فوٹو کاپیاں کر کے میں نے انہیں کچھ چیزیں بتائیں کہ ہمارے حنفی علماء مولانا عبدالحئ لکھنویؒ اور دیگر حضرات امام محمدؒ وغیرہ سب بتاتے ہیں کہ ثابت ہے، سنت ہے۔ مگر ایسے اندھے ہیں آنکھوں کے کہ سمجھ میں نہیں آتی بات، مانتے ہی نہیں کتنا بھی سمجھا لو ان کو سمجھ آتی ہی نہیں ان لوگوں کو۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے۔ تبدیلی کے بعد آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ آپ شرک و بدعات کی زندگی چھوڑ کر آئے ہیں اور توحید کی شاہراہ پر اب کھڑے ہیں، کیا آپ کو دلی اطمینان ہے کیا؟

محمد اُنس: بالکل ایسا اطمینان ہے کہ آج میں ان شاء اللہ مر جاؤں تو ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ رحم کا معاملہ کرے گا اور جو میں نے کوشش کی ہے سنت کی پیروی کرنے کی وہ بھی ان شاء اللہ قابل قبول ہوگی۔ مجھے اللہ کی ذات پر توقع ہے۔

محمد عاقل: ان شاء اللہ تعالیٰ

محمد اُنس: میرا دل شیشے کی طرح بالکل صاف ہے اور اطمینان ہے مجھ کو الحمد للہ۔

محمد عاقل: الحمد للہ! آپ چونکہ کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں آپ کی تبدیلی سے کیا آپ کے تجارتی کاروبار اور معیشت پر اثر پڑا ہے۔

محمد اُنس: جی یقینی چونکہ یہ جو فضائل صدقات اور فضائل حج میں کام کرنا بند کیا ہے وہ میں ۴ یا ۵ زبانوں میں چھاپتا ہوں۔ اردو، ہندی، انگلش اور فرنچ ۴ زبانوں میں، وہ اچھی خاصی تعداد میں بک جاتے ہیں۔ اردو کا تو یہ حال ہے کہ (۵۰۰۰) پانچ ہزار کا ایڈیشن دو مہینوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ فرق آمدنی پر پڑ رہا ہے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اگر اللہ نہ کرے فاقے کی بھی نوبت آ جائے تو مجھے منظور ہے۔ مجھے آنکھ بند ہونے پر، موت آنے پر ہر ہر چیز کا حساب دینا ہے۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ آپ کیلئے آسانی فرمائے اور آپ کے کاروبار میں ترقی و برکت عطاء فرمائے۔ اُنس صاحب آج آپ کو علم ہو چکا ہے کہ اس کتاب میں، جس کی آپ تجارت کرتے رہے ہیں ماضی میں، شرکیہ عقائد کی بھرمار ہے کہیں علم غیب بزرگوں کو ہو رہا ہے، کہیں مدد کیلئے خود اللہ کے رسول ﷺ بادلوں میں تشریف لا رہے ہیں۔ کہیں قبر رسول ﷺ پھٹ رہی ہے اور اللہ کے رسول قبر سے ہاتھ نکال کر مصافحہ کر رہے ہیں تو کہیں اکابر تبلیغی جماعت اپنے سلام کا جواب بھی قبر سے سن رہے ہیں۔ کیا آپ ان عقائد کے جاننے کے

باوجود بھی آپ یہ جومختلف زبانوں میں ترجمے آپ کے ہاں رکھے ہوئے ہیں ان کی فروخت یا آئندہ مستقبل میں آپ ایسا کاروبار جاری رکھیں گے۔

محمد اُنس: نہیں۔ میں تو بالکل گناہ سمجھتا ہوں، میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ تین بھائی ہیں ہم، دوتو بالکل متفق ہیں ہم ایک چھوٹا اور میں سب سے بڑا ہوں۔تو میں یہی چاہتا ہوں ان لوگوں سے کہ اگر میں اکیلا مالک ہوتا تو میں ان کو دریا میں ڈال چکا ہوتا۔ میں ان کو بیچتا ہی نہیں چاہے میں کوئی بھی اور چیز بیچتا، مگر ان کتابوں کو نہیں بیچتا۔اب ان کو آہستہ آہستہ ہموار کر کے فضائل صدقات اور فضائل حج پر لایا ہوں اور آگے بھی ہمارا ٹارگٹ ہے کہ فضائل اعمال اول جو ہے، جس میں سات آٹھ کتابیں ہیں اس کو بھی بند کرنا ہے۔ان شاء اللہ۔

محمد عاقل: ان شاء اللہ تعالیٰ۔فضائل اعمال کے بارے میں آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کتنا عرصہ پہلے اسے شائع کرنا شروع کیا تھا یا آپ کے والد نے یہ شروع کی تھی۔

محمد اُنس: سب سے پہلے آفسٹ پر ہمارے والد نے ہی اسے شائع کیا تھا۔ورنہ یہ لیتھو پر کہیں سے چھپا کرتی تھی اور میرے والد نے ہی اس کو اچھی کتابت کرا کے، تقریباً پچاس سال ہوئے ہوں گے میرے خیال سے، میرے والد نے شروع کیا تھا۔

محمد عاقل: جی ہاں!

محمد اُنس: الگ الگ حصے تھے، پہلا پہلے چھاپا تھا فضائل نماز وغیرہ وغیرہ، پھر اسے ایک جلد کر دیا تھا، اس کا نام تبلیغی نصاب رکھا تھا۔وہ میرے والد کا ہی رکھا ہوا تھا۔مولانا زکریا نے نہیں رکھا تھا۔میرے والد کا رکھا ہوا تھا۔

محمد عاقل: ہاں ہاں اور اب آج کل تو یہ فضائل اعمال کے نام سے جانی جاتی ہے۔

محمد اُنس: ہان، اس کے بعد اس میں چونکہ بعض بریلوی حضرات نے اعتراضات کئے یا اور لوگوں نے کچھ کئے ہوں گے تو اس کا نام چینج کر دیا گیا، فضائل اعمال کر دیا گیا۔

محمد عاقل: آپ کا کاروبار بالکل تبلیغی جماعت کے مرکز کے پاس ہے، یعنی نظام الدین میں، کیا ماضی میں آپ کسی تبلیغی بڑی شخصیت کے قریب رہے ہیں؟

محمد اُنس: جی میں الحمد للہ مجھے سبھی ایسا کہتے رہے کہ تم کیوں حاضری نہیں دیتے۔کبھی میں جاتا بھی تھا اصل میں پہلے اپنے جو وہاں ہمارے کسٹمرز آتے تھے، آج بھی آجاتے ہیں، جاتا بھی تھا تو لوگ سمجھتے کہ وہ شاید اپنے مطلب سے آیا ہے تو واضح نظر سے دیکھتے تھے، میں جانا پسند ہی نہیں کرتا تھا۔خود ہی کسٹمرز یہاں آجاتے تھے۔ ہمارے آفس آجاتے تھے میں وہیں ان سے بات کر لیتا تھا۔ میں جاتا نہیں تھا صرف اس وجہ سے کہ چند لوگ

بہت اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔

محمد عاقل: ہاں ہاں۔ اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ گفتگو کے آخر میں کیا ان تجار کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے کہ جو آج بھی اس کتاب کی نشر و اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

محمد اُنس: جی مجھے تو اس کتاب کے بارے میں کہنا ہے کہ جو بھی ایسی کتابیں ہیں جو عقائد کو خراب کرنے والی ہیں، اور یہ تو بالکل عقیدہ خراب کرنے والی ہیں، ان کی روزی بھی میں سمجھتا ہوں ٹھیک نہیں ہے۔ جن سے ان کو بیچ کر ان کو پھیلا کر جو روزی حاصل ہوتی ہے اس میں بھی شک ہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہوگی تو احتیاط کرنی چاہئے اور ایسی کتابیں، کتابیں تو بہت ہیں صحیح کتابیں کیوں نہیں بیچتے؟ بھائی ''طوطا مینا کی کہانی'' فلاں فلاں کی کہانی ''کبوتر نامہ'' یہ سب خرافات کی کتابیں ہیں تو کوئی اچھی کتابیں موجود ہوں تو رکھو ناں، انہیں پھیلانا چاہئے، بیچنا چاہئے۔

محمد عاقل: آپ اپنے ادارے میں بہشتی زیور بھی رکھا کرتے تھے کیا؟

محمد اُنس: بہشتی زیور میں چھاپتا تھا۔

محمد عاقل: ہاں ہاں

محمد اُنس: اب کیا ہے، لیکن اب تو ابھی کیونکہ بھائیوں کا معاملہ ہے۔ ان کے مشورے سے میں نے لسٹ بنا رکھی ہے کہ کون کونسی کتابیں ہیں اور مطالعہ بھی کر رہے ہیں اور وہ کون سی چیزیں اس طرح کی ہیں جن میں اشکالات ہیں۔ تو اس میں اگر ایک لائن بھی مل جائے گی یا مل جاتی ہے تو میں اس کو اپنے ہاں رکھنا بند کر دوں گا۔

محمد عاقل: آپ کے جو بھائی ہیں دو، جو آپ نے فرمایا کہ مزید دو بھائی ہیں۔ ان میں سے ابھی کوئی اہل حدیث نہیں ہوا؟

محمد اُنس: جی یوسف ہے ناں، چھوٹا والا ہی ہے۔ میں نے جو کہ بتایا تھا کہ پہلے چھوٹے والے نے رفع الیدین کرنا شروع کیا اور مجھے کہا کہ بھائی جب یہ چیزیں صحیح ہیں تو بھائی آپ ڈرتے کیوں ہیں؟

محمد عاقل: ہاں ہاں، جی جی

محمد اُنس: ڈرتے کیوں ہیں کسی سے آپ بھی رجوع کیجئے۔ جب حق ہے اور حضور ﷺ کی سنت ہے تو، اور آپؐ کی وفات تک کا عمل ہے تو کیوں نہیں کرتے۔ پھر میں نے شروع کیا، میں نے کہا ٹھیک ہے صحیح کہہ رہا ہے۔

محمد عاقل: یوسف صاحب آپ سے چھوٹے ہیں، جو آپ سے بڑے ہیں وہ بھائی؟

محمد اُنس: سارے چھوٹے ہیں۔

محمد عاقل: جو وہ چھوٹے ہیں، وہ ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔

محمد اُنس: وہ یونس دس سال چھوٹے ہیں، وہ متفق تو ہیں، وہ بری چیزوں کو برا سمجھتے ہیں مگر بس وہ بات ہے ناں کہ جب آدمی دنیاداری میں زیادہ رہتا ہے تو اس کا تھوڑا سا کہ اب کیا ہوگا۔ابھی سب بند کر دیا جائے۔

محمد عاقل: ہاں جی

محمد اُنس: تو تھوڑا سا خوف تو ہوتا ہے۔

محمد عاقل: ہاں، صحیح بات ہے دنیا میں رہ رہے ہیں تو ظاہر ہے تھوڑا بہت تو خوف رہتا ہے کہ کیا ہوگا۔

محمد اُنس: وہ تو متفق ہیں ان چیزوں کو وہ کر رہے ہیں آہستہ آہستہ، اور یہ سب انہیں کے مشوروں سے بند ہوئے ہیں۔ یہ جو ہم تینوں بھائی ہیں، فضائل صدقات اور فضائل حج جو بند کئے ہیں ہم تینوں کے مشوروں سے ہی بند ہوئے ہیں۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ رزق کا کوئی بہتر یا کوئی اچھا راستہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کیلئے آسان فرمادے گا۔کیا آپ تبلیغی جماعت کے افراد تک کوئی پیغام پہنچانا چاہیں گے کہ جو ان کیلئے مشعل راہ بن جائے اور ان کو راستہ دکھائے۔ جماعت کے افراد کیلئے۔

محمد اُنس: صحیح بات یہ ہے کہ جی ہاں جی ہاں، ڈھونڈیں اور تلاش کریں، ہر آدمی کا فرض ہے کہ قرآن وسنت کو ڈھونڈیں اور اپنے اعمال کو دیکھیں کہ یہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں یا نہیں؟ چاہے وہ تبلیغ والا ہو یا کوئی بھی ہو۔ ہر آدمی کو عمل کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ قرآن وسنت کے مطابق ہے یا نہیں؟ تو یہ پیغام تو ہر ایک کیلئے ہے۔

محمد عاقل: جو لوگ اس طرح کی کتابیں مرتب کر رہے ہیں خاص کر علماء دیو بند، کیا آپ اپنے اس پیغام میں کچھ ان کیلئے، ان کے بارے میں کہنا چاہیں گے؟

محمد اُنس: کیا کر رہے ہیں مرتب؟

محمد عاقل: اس طرح کی کتابیں جن کے اندر شرکیہ اعمال ہیں جیسا آپ نے فرمایا اعمال قرآنی ہے اس کے اندر شرکیہ اعمال ہیں اور اعمال قرآنی میرے خیال میں مولانا اشرف علی تھانوی کی لکھی ہوئی ہے۔

محمد اُنس: جی ہاں وہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی ہے۔

محمد عاقل: وہ بہر حال اس دنیا میں نہیں ہیں۔

محمد اُنس: وہ کتابیں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں یا انہوں نے ایسا لکھا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔مگر جو

چیزیں مجھے اس میں نظر آئیں وہ بالکل قرآن وسنت کے خلاف تھیں تو میں نے اس کو اپنے ہاں رکھنا اور بیچنا بند کر دیا۔

محمد عاقل: نہیں ان کی طرف منسوب تو نہیں ہوئی ہے اگر منسوب ہوتی تو علماء دیوبند اس بات پر ضرور اس پر ضرب لگاتے کہ مولانا کی طرف غیر ضروری چیزیں منسوب کی گئی ہیں۔ مولانا ان سے بری ہیں، بلکہ اس کے باوجود اس کی تائید میں علماء دیوبند ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں تو یہ منسوب نہیں ہے، بلکہ یہ انہیں کی اپنی کتاب ہے۔

محمد اُنس: ''حکایات اولیاء'' میں نے پڑھی ہے۔ حضرت اس کو پڑھ کر میں تو دنگ رہ گیا، میں نے کہا کہ یہ مولانا تھانوی کی کتاب ہے! ''ارواح ثلاثہ'' اسی کا دوسرا نام ہے۔

محمد عاقل: ہاں ہاں!!

محمد اُنس: میں نے جب اس کا تھوڑا سا حصہ دیکھا تو مولانا عبداللہ طارق صاحب جو ہیں، ان سے کہا کہ بھائی! یہ کیا چیزیں ہیں؟ تو بولے: ہاں بھائی! مجھے بھی بتایا گیا ہے کہ کیسے لکھ دیا ان لوگوں نے اور کیا ہو گیا؟ فوراً میں نے اسے بند کر دیا۔ تقریباً ساٹھ ستر کتابیں ہیں جنہیں میں نے بند کر دیا ہے۔

محمد عاقل: ''تاریخ مشائخ چشت'' آپ کی نظر سے گزری مولانا زکریا کی؟

محمد اُنس: وہ بھی بند کی ہے، آج کل نہیں منگواتا ہوں۔

محمد عاقل: اچھا وہ بھی بلیک لسٹ کر دی آپ نے؟

محمد اُنس: جی

محمد عاقل: میں نے کہا بلیک لسٹ کر دی ہے وہ بھی آپ نے؟

محمد اُنس: جی، وہ مجھے معلوم ہے، میں نے ایسا کچھ لٹریچر تلاش کیا ہے، جس میں ان کتابوں کے متعلق نشاندہی کی گئی ہے کہ فلاں کتاب میں فلاں بات ہے، اس کو ان حوالوں کو بھی دیکھتا ہوں، پڑھتا ہوں اور پوری بات پر مولانا سے مشورہ بھی کرتا ہوں، جب وہ کہتے ہیں کہ ہاں بھائی ٹھیک ہے تو میں اس کو اپنے ہاں بند کر دیتا ہوں۔ اصل میں میں کسی کو کتاب دے دیتا ہوں اور کسی نے صفحہ نمبر دکھا دیا، پھر پہلے میں خود دیکھتا ہوں۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر عطاء فرمائے۔ جو لوگ اس طرح کی کتابیں مرتب کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں علماء دیوبند خاص طور پر یا بریلوی حضرات اندھی تقلید ان کو قرآن وسنت تک نہیں پہنچنے دے رہی، حق کو جاننے کے باوجود بھی حق بیانی نہیں کر پا رہے ہیں۔ کیا ان لوگوں کیلئے کچھ آپ کہنا چاہیں گے کہ عمدہ کتابیں لکھیں، لوگوں کو قرآن وسنت کی باتیں کہیں، اس طرح کی کوئی بات؟

محمد اُنس: حضرت! ضرورت اس بات کی ہے کہ صحابہ ہی ہماری اساس ہیں، جو ہمارے لئے دین کو انہوں نے پہنچایا ہم تک، صحابہ اور بڑے بڑے محدثین، ان پر کتابیں نہیں ہیں۔ صحابہ پر آج کتابیں ڈھونڈتے ہیں، ملیں گی نہیں اور آج کل کے یا سو سال پہلے تک کے لوگ ہیں، علماء ہیں، ان کے فلاں کے ملفوظات، فلاں کے ارشادات اور فلاں کے وہ اور وہ، سب کتابیں مل رہی ہیں ان کے جو مرید ہوتے ہیں بزرگ انتقال فرما جاتے ہیں تو وہ ان کی سوانح لکھ دیتے ہیں اور وہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یہ ارشادات ہیں۔ یہ ان کے ملفوظات ہیں، تو یہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ تو ہم اپنے صحابہؓ کو بھلا دیں گے، چند دن میں اور چند سو سال کے بعد کیا ہوگا۔ بھول جائیں گے ہم سب ان کو، آج بھی بھولے ہوئے ہیں۔ عشرہ مبشرہؓ پر کتابیں ڈھونڈتے ہیں، ملتی نہیں۔

محمد عاقل: جی صحیح فرمایا آپ نے، واقعی یہ ایک اہم ترین چیز ہے، جو تجار ہیں جو کتابوں کی فیلڈ میں اترے ہوئے ہیں ان کو چاہئے کہ اس طرح کی کتابیں نشر کریں جن میں صحابہ اور صحابیات کے واقعات ہوں اور قرآن وسنت سے جو ثابت چیزیں ہیں ان کو منظر عام پر لے کر آئیں۔ آپ علماء اہل حدیث کیلئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے اس گفتگو کے دوران؟ کیونکہ آپ علماء اہل حدیث کی کیسٹوں اور ان کے لٹریچر سے الحمدللہ، اللہ رب العالمین آپ کو توحید کی طرف لایا ہے۔ علماء اہل حدیث کیلئے کوئی پیغام ہے آپ کے پاس؟

محمد اُنس: میری تو یہی بات ہے کہ کیونکہ وہ کتابیں لکھتے ہیں، ہمارے ہاں اس طرح کی کتابیں، میں نے بہت ساری کتابیں رکھنے کی کوشش کی، نماز کے ٹاپک پر انتہائی اچھی کتابیں ہیں، سلفی حضرات کی جو اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں۔ ان کی کتابیں انتہائی عمدہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں۔ مگر وہ ایک لفظ جو لگا ہے ان کے ساتھ اس کو لوگوں نے اتنا بدنام کر دیا، اس کو اتنا وہ کر دیا وہ اس کو دیکھتے ہی منہ ادھر کر لیتے ہیں۔ اور اس کتاب کو اٹھاتے ہی نہیں۔ تو یہ ہونا چاہئے کہ اس لفظ سے بھی بچیں تو عوام کو فائدہ ہونے کی توقع زیادہ ہے۔ جہاں اس طرح کے لوگ ہیں یا ان حلقوں میں آپ کی کتابیں نہیں پہنچ پا رہی تو اس طرح سے اس نام کے بغیر اپنا نام رکھیں جو بھی ہے، اگر اس کو وہ ہٹا دیں تو۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ بہرحال جو اس طرح کی کتابیں ہیں اصل میں، کتابیں اتنی بدنام نہیں ہیں، اب دیکھیئے آپ جس کتاب کی نشر واشاعت یا جس کتاب کی آپ نے ترجمانی کی ہے بہت عرصہ تک، وہ زمانے کی بدنام کتاب ہے اور اس کے مصنف کے بارے میں بھی مختلف علماء کرام نے، شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور دوسرے شیوخ نے بڑی بڑی، ان کے اوپر فتوے بھی ہیں ان پر کتابیں بھی لکھی ہوئی ہیں، شیخ پروفیسر طالب الرحمٰن ہیں انہوں نے ''تاریخ تبلیغی جماعت، عربی زبان اور اردو زبان میں لکھی ہے اور اب دوسری بھی

کتابیں ہیں، لیکن مصیبت یہ ہے کہ تعصب میں لوگ ان کتابوں کو تو پڑھ رہے ہیں، بلکہ یہ اصل میں ایک مشن ہے جو مسلمانوں کو حق سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ورنہ جن کتابوں میں اشکال ہیں، جن کتابوں پر لوگ زبان درازی کر رہے ہیں یا ان کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ان میں سرفہرست ''فضائل اعمال'' کا نام ہے۔ اس کتاب سے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے، لیکن ایسا نہیں کرتے۔ بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو استقامت عطاء فرمائے۔ آخر میں ہم آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات ہمارے لئے عطا کئے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس ماہ مبارک میں اور اس بابرکت رات میں اس عمل خیر کو قبول فرمائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی آواز کو سن کر وہ لوگ جو ابھی تحقیق میں لگے ہوئے ہیں وہ اپنی منزل کو پالیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس سے پہلے کہ ہم گفتگو کا اختتام کریں کیا آپ ہمارے سامعین کرام کیلئے کچھ کہنا چاہیں گے کہ ایک بہت بڑا ناشر جو کہ تبلیغی جماعت کی کتابیں نشر کیا کرتا تھا اس نے اللہ کے حضور میں توبہ کی ہے تو ان کے دلوں پر اثر انداز ہوگی اور وہ یقیناً قرآن وسنت کے لئے بے چین ہو جائیں گے تو ان کیلئے آپ کے پاس کوئی پیغام ہو تو پلیز (Please) ذرا پیغام ان کیلئے دے دیجئے۔

محمد اُنس: بس حضرت، پیغام یہ ہے کہ کوئی بھی عمل کریں تو اس کی تحقیق کر لیں کہ یہ سنت کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔ صرف اگر کسی نے بتا دیا اور اس پر چل رہے ہیں یا کہیں پڑھ لیا۔ آج کل کتابیں بغیر حوالے کے زیادہ ہوتی ہیں۔ کوئی حوالہ نہیں کچھ نہیں تو اس لئے آدمی کو تحقیق کرنی چاہئے کہ میں جو بھی عمل کر رہا ہوں وہ صحیح کر رہا ہوں یا غلط، سنت کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔

محمد عاقل: آمین یارب العالمین، تبلیغی نصاب میں سے کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے کہ جو آپ نے دیکھا ہو اور وہ قرآن وسنت کے مطابق نہ رہا ہو۔

محمد اُنس: ارے صاحب! اب میں آپ کو کیا بتاؤں، آپ کو تو معلوم ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ ان کے اعمال جو ہیں، بہت کم ایسے ہیں جو قرآن وسنت سے میل کھاتے ہیں۔ نماز کو ہی لے لیں۔ نماز ہی جو ہے سنت کے مطابق نہیں ہوتی، تو اور چیزیں، جو سب سے افضل عمل ہے، نماز ہی صحیح نہیں پڑھتے بیچارے اور نہ سکھائی جاتی ہے۔ یہ تو خانہ پری کی جاتی ہے۔

محمد عاقل: صحیح بات ہے، فضائل ہی بیان کئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے، بہت بہت شکریہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوٹ: اس ٹیلی فونک انٹرویو کی اصل کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے۔ خواہش مند حضرات ادارہ سے طلب کر سکتے ہیں۔